REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل لاہور

خطبہ نمبر ۱۴

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

فی پرچہ ۱ر — سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۴/۳۸ | جمعرات ۱۹ صفر ۱۳۷۰ھ ۳۰ نبوت ۱۳۲۹ہش ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷۵

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۸ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حلق کی تکلیف بدستور ہے احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور۔ ۲۹ نومبر۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بلڈ پریشر بھی ٹھیک ہے۔ اور عام کمزوری میں بھی کمی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تعلیم کے اخراجات کم کرنے کے وسائل دریافت کئے جائیں تعلیمی ترقی کے ساتھ ساتھ عوام کا اقتصادی معیار بھی بلند کیا جائے

پاکستان تعلیمی مشاورتی بورڈ میں ہز ایکسی لنسی سردار نشتر کی افتتاحی تقریر

لاہور۔ ۲۹ نومبر۔ آج سینٹ ہال میں ممتاز مندوبین کے اجتماع میں پاکستان تعلیمی مشاورتی بورڈ کے چوتھے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فضیلت مآب سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب نے فرمایا کہ آج پاکستان کو اس چیز کی اشد ضرورت ہے کہ تعلیمی ترقی کی سکیم کو متوازن اور باقاعدہ طور پر مرتب کئے جانے کے علاوہ ہم آہنگی کا آئینہ دار بنایا جائے۔ آپ نے کہا تعلیم یافتہ افراد کی یہ انتہائی بے قدری ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ تربیت یافتہ افراد کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ ہزاروں بی اے اور ایم اے روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ آج پاکستان میں زندگی کے ہر شعبہ میں تربیت یافتہ افراد کی عدم موجودگی کو بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہمارے موجودہ معاشرے کی زبردست مشکل یہ ہے کہ فنی طور پر تربیت یافتہ افراد کا قحط الرجال ہے وقت آگیا ہے کہ اب تعلیم یافتہ افراد میں مزید بے روزگاری نظر نہ آئے

مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ ایسی کانفرنس کے انعقاد کے لئے لاہور شہر ہی موزوں ترین جگہ ہے کیونکہ یہاں پاکستان بھر میں سب سے زیادہ تعلیمی اداروں کے علاوہ پاکستان کی سب سے پرانی یونیورسٹی بھی موجود ہے۔

ہز ایکسی لنسی نے فرمایا۔ توسیع تعلیم میں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آ رہی ہے کہ تعلیم مہنگی پڑنے کی وجہ سے متوسط درجے کا آدمی اس سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ درسی کتابوں کی قیمت زیادہ ہے اور فیسیں بہت ہیں۔ لہذا اخراجات میں تخفیف کرنے کیلئے موثر وسائل و ذرائع دریافت کئے جائیں۔ طریقہ تعلیم اور مختلف یونیورسٹیوں کے مجوزہ نصاب تعلیم میں باقاعدہ انضباط و ہم آہنگی پیدا کی جائے تاکہ پاکستان کے دونوں خطوں کے ملازموں کو باہم تبدیل کیا جا سکے۔ اعلیٰ فنی تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے عزت مآب گورنر صاحب نے کہا۔ کہ صرف ایسے لوگوں کو اعلیٰ سائنٹفک تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔ جو فی الحقیقت اس کے حصول کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اردو کو انگریزی زبان کی بجائے ذریعہ تعلیم بنانے کے اہم سوال کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ یہ سوال انتہائی اہمیت کا ہونے کے سبب مندوبین کی خاص توجہ کا مستحق ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ وہ خود بھی اس تبدیلی کے حق میں رہے ہیں اور اب بھی اس کے حق میں ہیں۔ مگر آپ نے اجلاس کے ارکان کو خبردار کیا۔ کہ اس مقصد کے حصول میں جذبات سے کام نہ لیا جائے اصل چیز علم کی جستجو ہے نہ کہ وہ ذرائع ہیں جن کے توسط سے علم حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ انگریزی کی بجائے اردو میں ذریعہ تعلیم کی اہمیت کو گھٹانے کے خیال کے بغیر یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا۔ کہ انگریزی زبان میں علم کا بے بہا خزانہ موجود ہے اور اس کی اہمیت بین الاقوامی میدان میں مسلّمہ ہے لہذا ان امور کو نظر انداز نہ کیا جائے اردو کو ذریعہ بناتے وقت اس امر کا یقین کیا جائے۔ کہ اس سائنٹفک علوم کے خزینہ یعنی انگریزی کا دروازہ طلباء پر بند نہ ہونے پائے نہیں عربی اور فارسی کو جو پاکستان کی مستند زبانیں ہیں۔ عام کرنے میں سخت محنت کرنی چاہیئے۔ افتتاحی تقریر کے اختتام پر گورنر صاحب نے کہا۔ کہ کسی ملک کی تعلیمی ترقی سے اس وقت تک کوئی مفید نتائج برآمد نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے عوام کا اقتصادی معیار بلند نہ کیا جائے۔ کیونکہ اقتصادی معیار پر ہی بہت حد تک عوام کے اخلاقی معیار کا انحصار ہوتا ہے اس لئے ہمارے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ اہل پاکستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں سخت محنت سے کام لیا جائے۔ آپ نے مندوبین پر زور دیا۔ کہ ٹیکنیکل تعلیم کے مسئلہ پر زیادہ توجہ مبذول کی جائے۔ گورنر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد آنریبل مسٹر فضل الرحمن وزیر تعلیم حکومت پاکستان نے اپنا رسمی ایڈریس پڑھا۔ اور کہا۔ میں اسلام کے اکابرین اور تاریخ اسلام کے اہم واقعات کے متعلق کتابوں کے ایک سلسلہ کی اشاعت کی تجویز کے حق میں ہوں یہ ایک نہایت ضروری کام ہے۔ اس سے ہماری قومی روایات تازہ ہوں گی۔ ان کتابوں کو زیادہ سے زیادہ مقبول بنانے کے لئے مصنفین کو چاہیئے۔ کہ موضوع کے متعلق مکمل معلومات بہتر انداز میں پیش کریں۔ آخر میں آپ نے اعلیٰ سائنٹفک تعلیم اور ریسرچ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں سائنس کی تعلیم کی سہولتوں کی بہت قلت ہے۔ اور اعلیٰ مدارج میں یہ قلت زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔ ریسرچ میں تو ہم خاص طور سے پیچھے ہیں ہم اپنے وسائل کے مطابق اعلیٰ تعلیم کے لئے طلبہ کو ✻ دوسرے ملکوں میں بھیج رہے ہیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ واپسی پر ان کو ریسرچ کے لئے کافی سہولتیں حاصل ہوں۔ ایسی سہولتیں آسانی سے مہیا نہیں کی جا سکتیں کیونکہ اس کے لئے بہت قیمتی ساز و سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر وہ مجوزہ قومی لیبارٹریز قائم ہونے پر ہم سائنس دانوں کو ایک ایسا مرکز مہیا کر سکتے ہیں۔ جسے بعد میں اپنی صنعتی اور معاشی ضروریات کے مطابق ترقی دی جا سکتی ہے۔

آج مشاورتی بورڈ کے دو اجلاس منعقد ہوئے جن میں اسکولوں اور کالجوں کا معیار بلند کرنے کے علاوہ اساتذہ کے مطالبات پر بھی غور کیا گیا۔ اور ایک کمیٹی رپورٹ کے لئے بٹھا دی گئی — یہ کمیٹی کل سہ پہر کے اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

مشرقی پاکستان کے لوگ معاہدہ دہلی پر پوری طرح عمل کر رہے ہیں اور اس کو کامیاب بنانے کا پکا ارادہ رکھتے ہیں!

کومیلا۔ ۲۹ نومبر۔ آج بعض انتظامی اداروں کے سپاسناموں کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ مشرقی پاکستان کے لوگ لیاقت نہرو معاہدہ (دہلی) کو کامیاب بنانے کا حتمی ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس پر پوری طرح عمل کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ مشرقی پاکستان میں اب حالات بالکل معمول پر ہیں۔ اور اس کا ثبوت غیر مسلم تارکان وطن کے واپس آنے کی رفتار و تعداد ہے جس میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔ آپ نے ان لوگوں کو تلقین کی کہ وہ پاکستان کو اپنا ملک اور اپنے آپ کو اس کے برابر کے شہری تصور کریں۔ اور اپنی شکایات کے لئے غیروں کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنی حکومت سے رجوع کیا کریں۔ آپ نے تقریر کے آخر میں یہ بھی کہا۔ کہ قرارداد مقاصد کا مطلب ہی ایک ایسا معاشرہ پیدا کرنا ہے جس میں اسلامی طریقوں پر زندگی گذاری جا سکے۔

طرابلس۔ ۲۹ نومبر۔ لیبیا کی قومی اسمبلی نے جو کیسٹی ضابطے بنانے کیلئے مقرر کی تھی وہ ہفتے کے روز مسودہ پیش کر دیگی۔ تاکہ آیندہ ہفتے اسمبلی اپنا کام شروع کر سکے (اسٹار)

بغداد۔ ۲۹ نومبر۔ ایک ایسا معاہدہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے جو کہا جاتا ہے کہ شاہی خاندان کی روایات کے منافی ہوتا۔ عراق کے ریجنٹ امیر عبد الالٰہ کو شہزادی حنیفہ طرابلسی کو طلاق دینا پڑی (اسٹار)

شہری زمینوں کی الاٹمنٹ کے لئے

۳ جنوری تک درخواستیں دیجئے

لاہور۔ ۲۹ نومبر۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں مہاجرین کو شہری زرعی زمینوں کی عارضی الاٹمنٹ کیلئے درخواستیں دینے کیلئے کہا گیا ہے اس کیلئے آخری تاریخ ۳ جنوری مقرر کی گئی ہے لیکن یہ درخواستیں صرف وہی مہاجر دے سکیں گے جن کی اپنے وطنوں میں بھی شہروں کے نزدیک زراعتی زمینیں تھیں۔

کوریا کی تازہ صورت حالات کے متعلق!

امریکی اور برطانی مشورے

واشنگٹن۔ ۲۹ نومبر۔ آج کوریا کی صورت حالات پر امریکی اور برطانی مشورے جاری رہے۔ مسٹر ٹرومین نے اپنے سیاسی اور فوجی مشیروں سے صلاح کی۔ اس میٹنگ میں وزیر دفاع اور وزیر خارجہ کے علاوہ مشرق بعید کے ماہرین بھی شامل تھے۔ اس گفتگو کے مابعد مسٹر ٹرومین نے اپنی کابینہ کا اجلاس بھی بلایا۔

کراچی۔ ۲۹ نومبر۔ آج آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کی صدر بیگم لیاقت نے پنجاب کے سیلاب زدگان کیلئے ایک ویگن گرم کپڑوں اور خشک پھلوں

مختصرات

لیک سکسیس۔ ۲۹ نومبر۔ لیاقت نہرو خط و کتابت کو شائع کرتے وقت پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے ہندوستان و پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام پر بہت زور دیا۔ اور کہا ایسے خوشگوار تعلقات ہی دراصل تمام گتھیوں کا صحیح حل ہیں۔

قاہرہ۔ ۲۹ نومبر۔ الازہر یونیورسٹی کے ۱۹ علماء نے ایک مشترکہ بیان میں جموں و کشمیر کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کی حمایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اس میں وہی خطرے پنہاں ہیں جو فلسطین کے سانحے میں تھے۔ اور اس کی ناکامی سے کم عمر اسلامی ملک پاکستان کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی!

پشاور۔ ۲۹ نومبر۔ آج ضلع ہزارہ کے چھ ارکان سرحد اسمبلی کا ایک وفد خان قیوم وزیر اعظم سرحد سے ملا اور کہا۔ کہ امب اور پھلڑہ کی ریاستوں کے حکمرانوں کے اختیارات میں کمی نہ کی جائے۔ اور اصلاحات نافذ نہ کی جائیں!

لندن۔ ۲۹ نومبر۔ موتمر عالم اسلامی کے سکرٹری مسٹر انعام اللہ خان نے کہا۔ کہ یکم جنوری کو جو سالانہ اجلاس کراچی میں ہو رہا ہے اس میں اسلامی ممالک کی فلاح و بہبود کے لئے ایک بین الاقوامی تعلیمی ٹرسٹ کے قیام پر بھی غور کیا جائے گا۔

لندن۔ ۲۹ نومبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کو امداد کے متعلق دولت مشترکہ کی مشاورتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق منصوبہ کولمبو کے مطابق ترقی کا چھ سالہ پروگرام تیار کیا گیا ہے جس پر ایک ارب ۸۶ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۲۰ میکلیگن روڈ لاہور (پاکستان) سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

۱۴۱

جب تک ساری دنیا میں ہمارے مراکز قائم نہ ہوں ہم جیت نہیں سکتے

میں نوجوانوں۔ بوڑھوں اور عورتوں سے کہتا ہوں تحریک جدید کی فوج میں اپنا نام شامل کرلو

تحریک جدید دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کے آغاز کا اعلان

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے گلے کی تکلیف میں بھی کمی ہونی شروع ہو گئی ہے۔ اور وہ نزلہ جو کانوں اور گلے پر گرتا تھا۔ اس میں بھی آگے سے کمی ہے۔ آواز ابھی صاف تو نہیں ہوئی۔ لیکن صاف ہونی شروع ہو گئی ہے۔ اس وقت جیسا کہ میں اس بیماری میں برابر دیکھتا آیا ہوں کہ بیماری ایک جہت سے دوسری جہت میں منتقل ہوتی رہتی ہے جونہی

گلے کی تکلیف

سے آرام آنا شروع ہوا۔ منہ کے اندر ورم پیدا ہو گیا۔ اس طرح ہونٹوں پر بھی ورم ہے۔ اور خارش اور خشکی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہونٹوں پر بار بار زبان پھیرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ کھچے کھچے محسوس ہوتے ہیں۔ طبی طور پر اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ زہریلا مادہ جو سینہ پر پڑا تھا اور پھر گلے پر پڑنا شروع ہوا تھا اب مونہہ کی طرف آ رہا ہے۔

ہماری جماعت کا قیام

اسلام کے دوبارہ احیاء

اور اسکو دنیا میں شوکت و عظمت کے ساتھ قائم کرنے کے لئے ہوا ہے۔ گویا احمدیت کی شکل میں کوئی نیا مذہب قائم نہیں ہوا۔ احمدیت نے کوئی نئی شریعت پیش نہیں کی۔ احمدیت کوئی نیا مسلک لے کر نہیں آئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا احمدیت لفظ بلفظ اسی کی نقل ہے۔ اور حرف بحرف اسی کی تصدیق ہے۔ احمدیت کے آنے کی وجہ اور اللہ تعالیٰ کے ایک مامور کو کھڑا کرنے کی وجہ صرف اور صرف اتنی ہی تھی اتنی ہی ہے اور اتنی ہی رہیگی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کو جو مسلمانوں نے بھلا دیا تھا۔ اور آپ کے بتائے ہوئے رستہ کو جو مسلمانوں نے ترک کر دیا تھا۔ اور آپ کی سکھائی ہوئی تعلیم کو جسے لوگوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں اپنے عمل کی کمزوری اور خدا کی گرفت کی وجہ سے مسلمانوں کا قدم ذلت۔ نکبت اور رسوائی کی طرف لوٹ گیا تھا۔ اور یا تو وہ ایک وقت میں دنیا کے ایک بڑے حصہ پر غالب تھے۔ اور یا وہ سارے ممالک میں مغلوب ہو گئے۔ اور ان کی دینی۔ اخلاقی۔ سیاسی۔ تمدنی اور علمی برتری دینی اخلاقی۔ سیاسی۔ تمدنی اور علمی شکست اور کمزوری میں مبتدل ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا کہ وہ اس ذلت کو دور کرے۔ اور پہلے طریق کو دوبارہ دنیا میں رائج کرے۔ اور اسلامی اخلاق کو دوبارہ پیدا کرے۔ اور اپنے دین کو پھر دنیا میں غالب کرے۔ اور کفر اس کے مقابلہ میں شکست کھا کر اپنی مقررہ جگہ پر چلا جائے۔ یہی احمدیت کے قیام کی غرض تھی۔ یہی غرض اب بھی ہے۔ اور یہی غرض قیامت رہے گی۔ دشمن خواہ کتنی غلط باتیں ہماری طرف منسوب کرے۔ وہ خواہ کتنے غلط عقیدے ہماری طرف منسوب کرے۔ وہ خواہ کتنی باتیں اپنے دل سے بنا کر ہمارے عقیدوں میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ ایک صداقت ہے جس کا کوئی غیر بھی دیانتداری کے ساتھ مطالعہ کرے گا۔ تو اس پر واضح ہو جائے گی۔ اور اسے تسلیم کرنا ہو گا کہ احمدیت کا مقصد اور مدعا ابتدا سے لے کر آج تک یہی رہا ہے اور آج سے لے کر قیامت تک یہی رہے گا۔ اور اگر یہ صحیح ہے کہ یہی منشاء احمدیت کے قیام کا تھا۔ یہی منشاء احمدیت کے قیام کا ہے۔ اور یہی منشاء احمدیت کے قیام کا رہے گا۔ اور اگر یہ صحیح ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں بھیجے گئے تھے۔ اور قرآن کریم

خدا تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب

ہے اور قیامت تک قائم رہنے والی کتاب ہے تو پھر یہ تیسرا نتیجہ بھی ضروری ہے۔ کہ یہ بات قطعی اور یقینی ہے۔ کہ دنیا کی طاقتیں اور قوتیں خواہ وہ سیاسی ہوں تمدنی ہوں علمی ہوں یا کسی قسم کی بھی ہوں۔ منفردانہ طور پر یا مشترک طور پر۔ الگ الگ وقتوں میں یا ایک ہی وقت میں مختلف سکیموں کے ماتحت یا ایک ہی سکیم کے ماتحت۔ اچانک یا کسی سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے مطابق اگر حملہ کریں گی تو وہ ناکام نامراد رہیں گی۔ اور احمدیت ہی غالب آئیگی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ احمدی اپنے فرائض کو ادا کریں اور وہ اپنے مقصد کو اپنے سامنے ہمیشہ زندہ رکھیں۔

جہاں تک مقصد کا سوال ہے احمدیت کا وہی مقصد ہے جو اسلام کا تھا اور وہ میں نے بتایا ہے "دین الٰہی کا دنیا پر غالب کرنا"۔ اس مقصد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایجاد نہیں کیا۔ اس کو صرف دہرایا ہے یا یاد دلایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقصد کو دنیا کے سامنے نئے سرے سے پیش نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے نئے سرے سے قائم کرنے کے لئے آپکو کھڑا کیا ہے۔ پس جہاں تک مقصد کا سوال ہے۔ ہر بیدار اور دیانتدار غیر احمدی بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ پھر ایک احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ احمدی اور غیر احمدی میں یہی فرق ہے کہ ایک غیر احمدی اس مقصد کو اپنے سامنے نہیں رکھتا۔ عام غیر احمدی اس مقصد کو بھول گئے ہیں۔ لیکن دیانتدار غیر احمدی اسے تسلیم تو کرتے ہیں لیکن اسے پورا کرنے کے لئے مشترکانہ اور متحدانہ جدوجہد کے لئے تیار نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت قائم کی ہے۔ جو اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے

مشترکانہ اور متحدانہ جدوجہد

کا اقرار کرتی ہے۔ حقیقۃً اگر دیکھا جائے تو یہی ایک فرق ہے جو غیر احمدی اور احمدی میں پایا جاتا ہے۔ باقی سب باتیں اس کے تابع ہیں اگر نئے الہام کی ضرورت پیش آئی، اگر [illegible] آئی تو اسی لئے کہ تا اس اقرار کے اندر زور پیدا کیا جائے اسکے اندر پختگی پیدا کی جائے۔ اور جو اس مقصد کو پورا کرنیوالے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ایمانوں کو ایسا مضبوط کر دے۔ کہ وہ سب کچھ اس کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اگر غور کیا جائے تو مسیحیت، مہدویت۔ الہام جدید اور وحی الٰہی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی وہ معجزات اور نشانات جو آپ نے دکھلائے وہ سب اسکے تابع ہیں وہ نشانات اور وحی اس مقصد کو دہرانے کے لئے ہیں۔ پس احمدیت کوئی نئی چیز پیش کرنے کے لئے نہیں آئی۔ وہ اس لئے آئی ہے کہ تا زندہ خدا کو لوگوں کے سامنے کھڑا کرے۔ اور اسے دیکھ کر ان کے اندر عزیمت۔ ہمت اور ولولہ پیدا ہو جائے اور وہ قربانی کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ کہ جسکے بغیر اسلام اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر حقیقت یہی ہے تو احمدی وہی کہلا سکتا ہے جو قربانی کے لئے تیار ہو اور اسکے سامنے ہمیشہ یہ بات رہے کہ اس نے ساری دنیا میں اسلام کی عظمت اور شوکت کو قائم کرنا ہے اگر یہ مقصد کسی کی نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ یا اس کی قربانی کمزور پڑ جاتی ہے۔ تو یقیناً جتنی جتنی اس کی قربانی کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اتنا اتنا وہ احمدیت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دور چلا جاتا ہے۔ اور آپ ہی آپ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔

جہاں تک گھروں میں بیٹھ کر نماز پڑھنے اور ذکر الٰہی کرنے کا سوال ہے ہزاروں ہزار غیر احمدی بھی ایسا کر رہے ہیں۔ جو کام وہ نہیں کر رہے اور جس کی حقیقت سے وہ غافل ہیں وہ یہ ہے کہ قرآن وہ عظمت و شوکت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ توپ و تفنگ کے بغیر بھی دنیا کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ اب غیر احمدیوں میں بھی

بیداری اور قربانی

کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن قربانی کی وہ روح انہیں توپ و تفنگ کی طرف لے جاتی ہے۔ قرآن کریم کی طرف نہیں لے جاتی۔ وہ قرآن کریم کو ایسا ہی بے کار سمجھتے ہیں جیسا ان سے پہلے ان کا ایک سویا ہوا بھائی سمجھتا تھا۔ بے شک آجکل کا ایک مسلمان آج سے سو یا پچاس سال قبل کے مسلمان کی نسبت بیدار ہے۔ لیکن وہ توپوں اور تلواروں کی طرف بھاگ رہا ہے۔ وہ حسرت سے ایٹم بم بنانے والوں کی طرف دیکھ رہا ہے اور اس امید میں ہے کہ وہ اسے بھی صدقہ کے طور پر کچھ ہتھیار بخش دیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ تمہاری توپ قرآن ہے۔ تمہاری رائفل قرآن ہے۔ تمہاری بندوق قرآن ہے۔ تمہارا پستول قرآن ہے۔ قرآن تمہارا وہ ہتھیار ہے جس سے تم نے دنیا کا سر کچلنا ہے۔ پس تم فتح کے لئے اس امر کے محتاج نہیں ہو کہ انگلستان تمہیں توپیں دے۔ تم فتح کے لئے اس امر کے محتاج نہیں ہو کہ امریکہ تم پر مہربان ہو۔ اور ایک دو ایٹم بم دے دے۔ یا فرانس اور جرمن تمہیں کیمیاوی چیزیں پیدا کر کے دے بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم قرآن کریم لو اور دنیا کو فتح کر لو حقیقت یہ ہے کہ وہی فرق جو

عقائد سے تعلق

رکھتا ہے یہاں بھی چلتا ہے۔ غیر احمدی دین کے بارہ میں بھی اس امید میں ہیں کہ موسوی سلسلہ کا مسیح اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو باہر نکالے گا اور سیاسی اور تمدنی طور پر اسلام کے غلبہ کے لئے بھی غیر احمدی مغرب کی توپوں اور گولہ بارود کی فکر میں ہیں۔ لیکن احمدیت کہتی ہے نہ تو مذہبی طور پر اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے موسوی سلسلہ کے مسیح (علیہ السلام) کی ضرورت ہے اور نہ اسلام کو سیاسی اور تمدنی طور پر دنیا پر غالب کرنے کے لئے یورپ اور امریکہ سے ملے ہوئے گولہ بارود کی ضرورت ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا جرنیل ہی اسلام کو روحانیت کے لحاظ سے

تمام دنیا پر غالب

کرے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تلوار ہی اسلام کو سیاسی اور تمدنی طور پر دنیا پر غالب کرنے کے لئے کام کرے گی۔ احمدیت یہ پیش کرتی ہے کہ سیاسی طور پر جو ہتھیار کام دے گا وہ قرآن کریم ہے۔ اور مذہبی طور پر جو شخص اسلام کو دنیا پر غالب کرے گا اور دنیا میں اسے دوبارہ قائم کرے گا وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی ایک شاگرد ہوگا۔ لیکن بہرصورت یہ بات تو ہے کہ اسلام کی تبلیغ ہو یا اسلام دنیا میں پھیلے۔ اور دوسرے ادیان پر اس کا غلبہ ہو۔ ان امور کے لئے بھی آدمیوں کی ضرورت ہے روپے کی ضرورت ہے وقت کی ضرورت ہے کتابوں کی ضرورت ہے۔ لٹریچر کی ضرورت ہے۔ اشتہاروں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے قربانی کرنی ہوگی۔ دوسرے مسلمان اپنا روپیہ تلواروں پستولوں اور گولہ بارود پر خرچ کریں گے۔ مگر احمدی بھی خرچ سے نہیں بچیں گے۔ وہ قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی برتری اور دین کی اشاعت اور سپاہی بھیجنے کی بجائے مبلغ بھیج کر اپنا روپیہ خرچ کریں گے۔ اسی غرض کے لئے میں نے

تحریک جدید کا اعلان

کیا تھا۔ اور اسی مقصد کے لئے ہر سال نئے سال کی تحریک کی جاتی ہے۔

شائد کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لی جائے۔ اور پھر باہر جایا جائے۔ پاکستان میں ابھی ۹۹ فی صدی یا اس سے بھی زیادہ لوگ احمدیت سے دور ہیں۔ پھر غیر ممالک میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ

خدا تعالےٰ کی سنت

ہے کہ جب بھی وہ دنیا میں کوئی سچائی بھیجتا ہے وہ اسی طرح بھیجتا ہے۔ جس طرح زمیندار چھینٹا دیکر بیج بوتا ہے۔ یورپ میں بیج بونے کا طریق یہ ہے کہ پہلے نالیاں بنائی جاتی ہیں۔ پھر ان نالیوں میں بیج ڈالا جاتا ہے تا اسے ترتیب کے ساتھ اگایا جائے مگر یہ خدائی طریق نہیں۔ الٰہی سنت یہی ہے۔ بلکہ اس کے قانون قدرت میں یہی بات ہے کہ وہ چھینٹے کے طور پر بیج بوتا ہے۔ پھر وہ بیج اپنی اپنی جگہ پر پھیلتا ہے۔ اگر ہم یورپ کے طریق پر عمل کریں۔ تو ملک کا سوال نہیں۔ جب ہم قادیان میں تھے۔ ہم بٹالہ کی تحصیل میں پہلے تبلیغ کرتے۔ جب وہ سارے کے سارے لوگ احمدیت میں داخل ہو جاتے تو گورداسپور کے ضلع میں تبلیغ کرتے۔ جب سارا ضلع احمدی ہو جاتا تو ہوشیارپور اور امرتسر کی طرف رخ کرتے۔ جب یہ دونو ضلعے احمدیت میں داخل ہو جاتے تو سیالکوٹ اور جالندھر کی طرف اپنی توجہ کرتے۔ لیکن کوئی عقلمند شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس طرح کامیابی ہوتی۔ بعض علاقوں میں ابھی تک دو دو تین تین احمدی ہیں۔ لیکن بعض علاقوں میں آج سے بیس سال قبل کوئی احمدی نہیں تھا۔ اب ہزاروں احمدی ہیں۔ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ کون ماننے والا ہے اور کون نہیں۔ اس لئے اس کا یہ طریق ہے کہ وہ چھینٹے کی طرح بیج بوتا ہے۔ اور اس طرح وہ ہمیں کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ غرض ایک علاقہ کے ساتھ وابستہ ہونا

الٰہی سنت کے خلاف

ہے۔ دوسرے جو جماعتیں خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہیں یہ سنت ہے کہ لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون کہ افسوس بنی نوع انسان پر کہ کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ میں نے کوئی رسول ان کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہو۔ اور انہوں نے اس سے ٹھٹھا نہ کیا ہو۔ اگر لوگ دشمنی کرتے ہیں تو ان کی دشمنی کی حدبندی کرنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اتنی مخالفت کرو آگے نہ کرو۔ یہ دشمن کا کام ہے کہ وہ اپنی دشمنی کی حدبندی کرے یا نہ کرے یہ جاہل کا کام ہے کہ وہ لڑائی کرنے پر مجبور ہوتا ہے تو سمجھتا ہے کہ لڑائی یہاں تک ہوگی آگے ختم ہو جائے گی۔ ہمارے ملک میں ایک پاگل ڈپٹی کمشنر آیا تھا اس کا ایک بہرہ تھا۔ وہ بہرہ ایک معزز اور غیر تمند خاندان سے تھا۔ غربت کی وجہ سے اسنے بہرہ کا کام شروع کر دیا تھا۔ ایک دن ڈپٹی کمشنر کو اس پر غصہ آیا اور اسنے اسے کہا سؤر۔ بہرے نے کہا تو سؤر تمہارا باپ سؤر۔ ڈپٹی کمشنر کو یہ امید نہ تھی کہ وہ بہرہ ہو کر ایسا کہیگا وہ پاگل تھا لیکن اس کا دماغ منطقی تھا۔ اسنے کہا بس آگے نہیں۔ میںنے تم کو سؤر کہا ہے تمہارے باپ کو سؤر نہیں کہا۔ اسلئے تم مجھے گالی دے لو۔ لیکن میرے باپ کو کچھ نہ کہو۔ یہ بیشک ایک مجنون کا فعل تھا لیکن سوال یہ ہے کہ جب لڑائیاں شروع ہو جائیں تو ان کی حدبندی کیوں؟ دشمن کبھی دس تک پہنچے گا کبھی بیس تک پہنچے گا۔ کبھی تیس تک پہنچے گا۔ وہ قوم جاہل ہے جو دشمنوں سے گھری ہوئی ہو اور پھر لڑائی کو محدود تصور کرے کہ فلاں حد تک دشمنی ہوگی آگے ختم ہو جائیگی۔ دنیا کی مثالوں کو دیکھ لو کہ دشمنیاں کہاں تک گئی ہیں۔ یہ بھی ہوا ہے کہ کسی نے مارپیٹ کر چھوڑ دیا۔ یہ بھی ہوا ہے کہ کسی نے لوٹ کر چھوڑ دیا یہ بھی ہوا ہے کہ کسی نے کسی فرد کو قتل کر کے لڑائی ترک کر دی اور یہ بھی ہوا ہے کہ اسے ملک سے نکال دیا۔ اگر کسی شخص کا یہ مقصد ہے کہ وہ سچائی کے پیچھے ہے۔ اور وہ کہے کہ اچھا ہم مرجائیں گے لیکن اسے چھوڑیں گے نہیں اور وہ مرجاتا ہے تو وہ کامیاب ہو جاتا۔ لیکن اگر اس نے سچائی کا صرف ساتھ نہیں دینا بلکہ اسے دنیا میں قائم کرنا ہے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم مرجائیں گے لیکن سچائی کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ اگر وہ مرجائیں گے تو ان کا مقصد ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ یہ نہیں کہتے کہ ہم سچائی کو نہیں چھوڑیں گے۔ اگر وہ کہتے کہ ہم سچائی کو نہیں چھوڑیں گے تو ان کا مرنا ہی ان کی جیت ہوگا۔ لیکن اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سچائی کو قائم کر کے چھوڑیں گے تو خواہ وہ صداقت کی خاطر مارے جائیں گے وہ ہار ہی گے۔ کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم سچائی کو قائم کر کے چھوڑیں گے۔ یہ نہیں کہا تھا کہ ہم مرجائیں گے مگر سچائی کو نہیں چھوڑیں گے۔ پس اگر تم نے یہ کہا ہے کہ ہم نے

سچائی کو قائم کرنا ہے

تو اگر دشمن تمہیں مار دیتا ہے تو تمہارا مقصد ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر تمہارا مقصد یہ ہوتا کہ ہم نے سچائی کا دامن نہیں چھوڑنا اور دشمن تمہیں مار دیتا۔ تو تمہاری جیت ہوتی۔ لیکن تم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنا ہے اب اگر تم بحیثیت جماعت مرجاتے ہو تو تمہاری جیت نہیں ہار ہے۔ اگر ایک آدمی مرجاتا ہے یا دو آدمی مرجاتے ہیں یا دس آدمی مرجاتے ہیں تو پھر تو جیت ہے۔ لیکن بحیثیت قوم تم مرجاؤ تو یہ تمہاری ہار ہوگی۔

جن قوموں کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ اگر دوسرے لوگ ہمیں ملک سے نکال بھی دیں تب بھی ہم نے سچائی کو قائم کر کے چھوڑنا ہے ان کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ دوسرے ممالک میں بھی اپنے مراکز بنائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے جب آپ کو نکال دیا تو آپ نے مدینہ میں اپنا مرکز قائم کیا۔ بعض مسلمانوں کو آپ نے حبشہ کی طرف بھی بھیجا لیکن وہاں کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر

مدینہ کی ہجرت

کامیاب رہی۔ حالانکہ ہجرتیں دونو ہی تھیں۔ ان میں فرق کیا تھا کہ حبشہ میں کامیابی نہ ہوئی اور مدینہ میں کامیابی ہوئی۔ ان دونوں میں فرق یہ تھا کہ حبشہ میں ہجرت سے قبل کوئی مسلمان نہیں تھا۔ ہجرت کر کے وہاں جانے والوں کو کوئی خوش آمدید کہنے والا نہیں تھا۔ کوئی وطنی مسلمان ایسا نہیں تھا۔ جو ان کے ساتھ ملکر کام کرتا۔ لیکن مدینہ میں ہجرت سے پہلے مسلمان موجود تھے۔ پہلے دو یا تین تھے پھر بیسیوں ہوئے۔ پھر سینکڑوں ہوئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے لوگ بڑی تعداد میں مسلمان ہو چکے تھے۔ بہرحال ہجرت سے قبل مدینہ میں ایسے ہزاروں مسلمان تھے جو مدینہ کو مرکز بنا کر تمام دنیا کے اندر اسلام کی اشاعت کرنے کے لئے تیار تھے اور یہی مسلمانوں کی کامیابی کا ذریعہ بنا۔ پس جس جماعت نے تمام دنیا پر غالب آنے کا دعویٰ کیا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے ممالک میں بھی اپنے مراکز بنائے تا اگر اسے اپنے ملک سے نکال دیا جائے تو وہ وہاں سے دوسرے ملک میں چلے جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسیع ملکوں میں وہ جماعت پھیلے گی اتنے ہی زیادہ امکانات ہوں گے کہ وہ ان میں مرکز بنالیں گے کیونکہ ایک ہی وقت میں سارے ممالک مخالف نہیں ہوجاتے کسی کا مقولہ ہے تم کچھ آدمیوں کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ دے سکتے ہیں ...... لیکن تم ساری دنیا کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اس نے ساری دنیا کو کچھ وقت تک دھوکہ دینے کے امکان کو ظاہر کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا کو کچھ وقت کے لئے بھی دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے اگر احمدیت سارے ممالک میں پھیلی ہوئی ہے تو اگر کسی ایک ملک میں اس کے دشمن برسر اقتدار آجائیں (ہر نہ ماننے والا دشمن نہیں ہوتا جیسا کہ اس وقت مسلم لیگ کی حکومت ہے وہ ہمارے مذہب کی نہیں مگر اس کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک سیاسی حکومت ہے۔ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے کسی پر ظلم کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن فرض کرو کہ احرار ملک میں صاحب اقتدار ہو جائیں تو پھر ملکی حکومت ظالموں اور جابروں کی حکومت ہوگی اور اس سے انصاف کی تم توقع نہیں کر سکتے نہ اور کوئی شخص ان سے انصاف کی توقع کر سکتا ہے جو ان سے اختلاف رکھتا ہو۔) اور اس کا قانون اور حکومت بھی اس کے خلاف ہو جائے تو احمدیوں کو ایسے رستے مل جائیں گے کہ وہ کسی اور ملک میں پھیل جائیں۔ اگر کسی میں عقل اور سمجھ ہو اور اسے توفیق ملی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی سنت کا مطالعہ کرے کہ اس کے نبیوں کے ساتھ کیا گزرا ہے تو اسے ماننا پڑے گا کہ جب تک

ساری دنیا میں ہمارے مراکز

قائم نہ ہو جائیں ہم جیت نہیں سکتے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کون سا ملک ہمیں امان دینے والا ہوگا۔

پس احمدیت کا جو دعویٰ ہے کہ اس نے اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرنا ہے اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف ممالک میں تبلیغ کی جائے اور مختلف ممالک میں ہماری جماعتیں قائم ہوں تا اگر کسی ملک میں احمدیوں کو تبلیغ سے روک دیا جائے اور ان کو وہاں پھیلنے کا آزادی کے ساتھ موقعہ نہ ملے تو اس مجبوری کی وجہ سے اس ملک کے احمدی اس ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے جائیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ جو مشن باہر بھیجے جاتے ہیں وہ انہی دو حکمتوں کے ماتحت بھیجے جاتے ہیں۔ ان کی ایک حکمت یہ بھی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ سچائی ایک جگہ نہیں پھیلتی بلکہ وہ مختلف ممالک میں پھیلا کرتی ہے۔ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ آدمی شریف اور عقلمند ہوتے ہیں ان کے سامنے اگر سچائی پیش کی جائے تو وہ اسے مان لیتے ہیں۔ اگر سلسلہ کے لوگ ایک ملک میں ہی رہیں تو عقلمند تو مان لیں گے لیکن جو لوگ اپنے آپ کو زیادہ عقلمند اور لائق سمجھتے ہیں۔ یا کم عقلمند ہوں گے وہ اسے ماننے کے لئے آسانی تیار نہیں ہوں گے۔ اگر وہ ایک ہی جگہ کے لوگوں پر اتنا خرچ کرتے رہیں گے تو ان کو احمدیت میں داخل کرنے پر بیسیوں سال لگ جائیں گے۔ لیکن اگر ساری دنیا میں جائیں گے تو سچائی ماننے والے لوگ جہاں بھی ہوں گے انہیں مل جائیں گے۔ جرمن جو سچائی قبول کرنے کے لئے تیار رہیں وہ احمدیت کو مل جائیں گے۔ افریقین جو سچائی قبول کرنے کیلئے تیار رہیں وہ احمدیت کو مل جائیں گے۔ انڈونیشین جو سچائی قبول کرنے کے لئے تیار رہیں وہ احمدیت کو مل جائیں گے امریکن جو سچائی قبول کرنے کے لئے تیار ہیں وہ احمدیت کو مل جائیں گے۔ اسی طرح

باقی ممالک اور جزائر

میں جو لوگ سچائی قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ احمدیت کو مل جائیں گے۔ اگر سارے ممالک میں احمدی نہیں جائیں گے تو سچائی کو ماننے والے مر جائیں گے اور ہمارا ٹکراؤ ان سے ہوگا جو سچائی کو نہیں مانیں گے۔ پس دوسرے ممالک میں احمدیت کے مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے تمام انبیاء کے وقت میں ایسا ہی ہوا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھ لو۔ آپ فلسطین میں پیدا ہوئے۔ لیکن ان کا مذہبی ٹکراؤ کبھی روما میں ہوا۔ کبھی مصر میں۔ کبھی ایرانی سرحدوں پر ہوا۔ ایک جگہ پر عیسائی مارے گئے تو انہوں نے اپنا مرکز دوسری جگہ بنالیا۔ فلسطین میں اگر وہ تبلیغ نہ کر سکے تو انہوں نے اپنا مرکز اسکندریہ میں بنالیا۔ پھر وہاں ظلم ہوا تو ٹرکی کے ساتھ ساتھ کے جزائر میں انہوں نے مرکز بنالیا۔ وہاں ظلم ہوا تو وہ یونان میں چلے گئے اور وہاں اگر مخالفت ہوئی اور وہ کامیابی کے ساتھ تبلیغ نہ کر سکے۔ تو انہوں نے اپنا مرکز روما میں بنالیا۔ اسی طرح وہ تبلیغ کرتے گئے یہاں تک کہ وہ ساری دنیا پر غالب آگئے۔ پس اگر ہم اس بات کے مدعی ہیں کہ ہم نے تمام دنیا پر غالب آنا ہے تو ضروری ہے کہ ہم تمام ممالک میں اپنے مراکز بنائیں۔ تا اگر ایک جگہ پر لوگوں میں جوش پیدا ہو جائے تو ہم دوسری جگہ اپنا زور لگائیں اور اگر ہم ایک ہی جگہ رہیں گے تو ہم فتنہ کا مقابلہ نہ کر سکیں گے تحریک جدید کے قیام کی یہی

دو وجہیں

ہیں اور ظاہر ہے کہ ان دونوں وجوہ کو نظر انداز کر کے تمہاری ہستی قائم نہیں رہ سکتی۔

ابھی تو درحقیقت یہ سوال ہی نہیں کہ ہم تبلیغ کے ان میدانوں میں ترقی حاصل کرنے کی کیا صورت کریں۔ ابھی بہت سے میدان ایسے ہیں جہاں ہمارے مبلغ نہیں پہنچے۔ ابھی تک ایسے ممالک بھی ہیں جہاں احمدیت کی ابتدائی تبلیغ بھی نہیں ہوئی۔ اور یہ ہزاروں ہزار کی تعداد میں ہیں۔ صرف بیس پچیس ایسے ممالک ہیں جہاں احمدیت کی تبلیغ ہو رہی ہے اور اگر جزائر کو ملا لیا جائے۔ تو ان میں سے بعض مجموعے ایسے بھی ہیں جو ہزار ہزار جزیرے پر مشتمل ہیں۔ اس طرح تین چار ہزار ایسے ممالک نکل آئیں گے۔ جہاں احمدیت کی تبلیغ نہیں ہوئی۔ تبلیغ صرف بیس پچیس ممالک میں ہو رہی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ احمدی ہو جانے کے بعد لوگ یہ سوچتے نہیں رہتے کہ تبلیغ کا کیا مقام ہے بہت سے لوگ تو تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھتے ہی نہیں۔ وہ اس لئے چندہ دیتے ہیں کہ میری طرف سے چندہ کی تحریک ہوئی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ دروازہ پر سوالی آیا ہے اس کی آواز رائگاں نہ جائے حالانکہ یہاں ان کی

زندگی کا سوال

ہے۔ ان کے بیوی بچوں کی زندگی کا سوال ہے ان کے ایمان کا سوال ہے۔ ان کے ایمان کے بچاؤ کا سوال ہے یہاں یہ سوال نہیں کہ ہم نفلی نیکی کر کے چندہ دیتے ہیں بلکہ اس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ اگر تم غیر ممالک میں اپنے مراکز نہیں بناؤ گے تو جس طرح چوہے کو بل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ تم بعض ممالک میں اس سے بھی بری طرح بند کر دیئے جاؤ گے۔ اسی طرح ایسے نیک طبیعت لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں مر جائیں گے جن تک تم نے احمدیت کا پیغام نہیں پہنچایا ہوگا اور اس طرح تم خدا تعالیٰ کے سامنے مجرم بن جاؤ گے۔

پس مجھے جماعت کے افراد کی حالت کو دیکھ کر افسوس آتا ہے کہ وہ سستی اور غفلت دکھاتے کیوں ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی اعلان کیا ہے۔ سال کے بارہ مہینے گذر گئے ہیں لیکن وعدے نصف سے بھی کم وصول ہوئے ہیں۔ اب میرے زور دینے کے بعد وصولی کی مقدار کچھ اونچی ہوئی ہے یہ طوعی چندہ ہے جس کو تم اپنے اوپر فرض کر لیتے ہو۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا جو تم اقرار کرتے ہو۔ یہ تم مت سمجھو کہ وہ نفلی ہے وہ فرضی ہے اور قیامت کے دن یہ سوال کیا جائے گا کہ تم نے وہ عہد پورا کیوں نہیں کیا پس تمہیں چاہئے تھا کہ تم اپنے عہد کو پورا کرتے لیکن انتہائی یاددہانی کے بعد ۵۱-۵۲ فیصدی وعدے وصول ہوئے ہیں اور ۵۱-۵۲ فیصدی کے معنے ہیں کہ اگلے سال بھی تم وعدہ پورا نہیں کرسکو گے۔ اگر یہی حال رہا تو کام بڑھیگا کیسے؟ بہر حال اس امر کو سمجھتے ہوئے کہ جماعت پر عارضی طور پر غنودگی کا وقت آیا ہے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس پر غنودگی اور نیند کا وقت نہیں آتا اپنے فرض کو ادا کرتے ہوئے میں تحریک جدید کے سترھویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔

بعض لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں اور ان میں بعض ...خ بھی شامل ہیں کہ آپ نے پہلے دس سال کے لئے چندہ کا اعلان کیا تھا پھر اسے انیس[19] سال کر دیا۔ یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تمہارے لئے تدبیر کی تھی کہ تم

اپنے ایمانوں کو بڑھاؤ

یہ اعتراض ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں کوئی شخص کسی جگہ سے گذر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص گرمی کے موسم میں دھوپ میں بیٹھا تھا۔ اس نے اسے کہا۔ میاں چھاؤں میں بیٹھ جاؤ۔ اس نے جواب دیا اگر میں چھاؤں میں بیٹھ جاؤں تو تم مجھے کیا دو گے؟ یہ تو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تدبیر کی ہے۔ اور تم کہتے ہو یہ کیا بات ہے۔ پہلے پہل تو میرے منہ سے ایک مشتبہ فقرہ نکلا تھا جس سے بعض لوگوں نے ایک سال کی تحریک سمجھا تھا۔ اور بعض لوگوں نے اسے تین سال کی تحریک سمجھا تھا اگر خدا تعالیٰ جماعت کو چوٹ نہ لگاتا اور یہ مشتبہ فقرہ میرے منہ سے نہ نکلتا تو تم میں سے بعض کو سولہ[16] سال تک جو چندے دینے کی توفیق ملی ہے وہ نہ ملتی۔ اور تم میں سے بہت سے لوگ پیچھے رہ جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پہلے پہل یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ جو شخص تین ماہ کے بعد ایک دھیلہ بطور چندہ نہیں دیتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جنہوں نے وصیت میں اپنی آمد کا کم از کم دسواں حصہ دینے کا اعلان کیا۔ اگر خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دھیلہ فی سہ ماہی کی بجائے ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ نکلواتا۔ تو بہت سے احمدی اس قربانی سے رہ جاتے۔ اس ایک دھیلے فی سہ ماہی پر بھی لوگوں کے خطوط آتے تھے کہ اس سے لوگوں کو ٹھوکر لگے گی۔ پھر اس دھیلے سے آمد کا $\frac{1}{10}$ ہوا۔ پھر تحریک ستمبر میں بیس فی صدی ہوا۔ پھر تیس فی صدی ہوا۔ پھر

چالیس پچاس فی صدی

تک چندہ گیا۔ گو یہ تحریک عارضی تھی۔ لیکن اس میں پچاس فیصدی تک چندہ گیا ہے اور جماعت کا کچھ حصہ ایسا ہے جس نے پچاس فی صدی کچھ عرصہ تک دیا ہے۔ لیکن یہی تحریک کسی وقت ایک دھیلہ کے برابر تھی جو شخص اس زمانہ میں ایک سو روپیہ ماہوار کماتا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے یہ کہا گیا تھا۔ کہ تم ایک دھیلہ فی شش ماہی دیا کرو۔ لیکن اب اسے یہ کہا جاتا ہے کہ تم تیس۳۰ روپے فی سہ ماہی دیا کرو۔ تیس۳۰ روپے اور ایک دھیلہ میں کتنا فرق ہے تیس۳۰ روپے کے ۶۴۰۰ دھیلے بنتے ہیں گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار ہزار گنا چندہ بڑھا دیا تھا۔ پہلے کہا۔ کہ تین ماہ کے بعد ایک دھیلہ دیا کرو۔ پھر اسی شخص کو کہا کہ تم اپنی ماہوار آمد کا دس فی صدی دو۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ کو چار ہزار گنا زیادہ کر دیا تو تمہارے دل میں وسوسہ نہ پیدا ہو میں نے تحریک کی میعاد کو دس سال سے انیس سال کر دیا۔ تو تمہیں اعتراض سوجھنے لگا ہیں اگر اس تحریک کو تمہاری ساری عمر کے لئے بھی کر دوں اور عمر ساٹھ ستر سال فرض کی جائے تو اس صورت میں اسے صرف ۷ گنا کروں گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے چار ہزار گنا کر دیا تھا۔ پھر

نمازوں کو دیکھ لو

جب قائم ہوئی تو یہ دو(۲) رکعت تھی۔ پھر ۴ رکعت ہو گئی۔ جس کو تم قصر کہتے ہو۔ وہ قصر نہیں وہ اصل ہے۔ صرف تمام نماز دگنی ہو گئی ہے گویا سفر میں آدھی نماز نہیں سارا ہی ہے۔ حضر میں وہ دگنی ہو گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ نماز قصر ہو گئی وہ قصر نہیں ہوئی۔ بات یہ ہے کہ حضر میں نماز دگنی ہو گئی ہے خدا تعالےٰ نے کہا تھا۔ یہ زیادتی تمہارے ایمانوں کو قائم رکھنے کے لئے ہے۔ میں نے بھی تمہارے ایمانوں کو بچانے کے لئے قدم بقدم کام لیا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا نماز کو دو رکعت سے چار رکعت کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا ایک دھیلہ فی سہ ماہی سے آمد کا دس فی صدی چندہ کر دینا دھوکہ نہیں اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آئندہ ترقیات کا علم نہیں تھا۔ تو میرا دس سال سے انیس سال کرنا دھوکہ کیسے ہوا اگر یہ دھوکہ ہے تو خدا تعالےٰ کا دو۲ رکعت نماز کو چار رکعت کرنا بھی

نعوذ باللہ

دھوکہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے ایک دھیلہ فی سہ ماہی چندہ کو آمد کا ۱/۱۰ کرنا بھی نعوذ باللہ دھوکا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں تو پھر میرا طریق بھی تمہارے ایمانوں کو قائم رکھنے کے لئے ہے۔ پھر یہ دھوکا اس وقت بنتا جب یہ کام مفید نہ ہوتا یا کام دس سال میں پورا ہو جاتا۔ مگر کیا تم اتنے ہی بے وقوف ہو۔ کہ تم سمجھ رہے ہو کہ دنیا دس سال میں فتح ہو جائے گی۔ یا دنیا انیس۱۹ سال میں فتح ہو جائے گی۔ تمہیں تو یہ سمجھنا چاہیئے تھا کہ خدا تعالےٰ تمہیں قدم بقدم ایمان کی طرف لے جا رہا ہے۔ دس۱۰ اور انیس۱۹ سال کا یہاں سوال نہیں۔ کیا تم نے بیعت کرتے وقت یہ وعدہ کیا تھا کہ میں دس۱۰ سال تک قربانی کروں گا۔ تمہیں ٹھوکر لگنی تھی تو اس بات پر لگنی چاہیئے تھی۔ کہ میں نے دس۱۰ سال یا انیس۱۹ سال کیوں کہے ہیں۔ تم پوچھتے۔ حضور ہم نے قربانی کا وعدہ تو بیعت کرتے وقت موت تک کیا تھا اور آپ دس۱۰ سال یا انیس۱۹ سال تک ہمیں لے جا کر چھوڑ رہے ہیں۔ پس دیانتداری کا یہ طریق تھا۔ کہ تم پوچھتے کہ ہمیں ۱۹ سال کے بعد کیوں چھوڑ دیں گے کیا انیس۱۹ سال کے بعد نمازیں اور روزے معاف ہو جائیں گے کیا انیس۱۹ سال کے بعد تم بیوی بچوں کی پرورش چھوڑ دو گے۔ کیا انیس۱۹ سال کے بعد تم کھانا کھانا چھوڑ دو گے۔ اگر انیس۱۹ سال کے بعد تم نمازیں اور روزے چھوڑ نہیں دو گے۔ اگر انیس۱۹ سال کے بعد تم بیوی بچوں کی پرورش چھوڑ نہیں دو گے اگر انیس۱۹ سال کے بعد تم کھانا کھانا چھوڑ نہیں دو گے۔ تو پھر اسلام کو یہ کہتے ہوئے کیوں چھوڑ دو گے۔ کہ وہ ترقی کرے یا نہ کرے ہم نے تو انیس۱۹ سال چندہ دے دیا۔ یہ تو پاگلوں والا خیال ہے کہ دس سال سے انیس۱۹ سال تک تحریک کیوں بڑھا دی گئی۔ سوال یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ یہ تحریک انیس۱۹ سال سے زیادہ کیوں نہیں۔ جب کہ بیعت کرتے وقت ہم نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم

مرتے دم تک

قربانی کرتے رہیں گے۔ پس سترھویں سال کی تحریک کا اعلان کر کے میں کہتا ہوں۔ کہ ہمارے ملک میں یہ مثل مشہور ہے کہ جتنا گڑ ڈالو گے۔ اتنا ہی شربت میٹھا ہو گا تم جتنی قربانی کرو گے۔ اتنی ہی جلدی اسلام پھیلے گا تم اپنی زبان سے کئی بار کہتے ہو۔ کہ ہمیں قادیان کب ملے گا۔ سوال یہ ہے کہ قادیان کو کیا فضیلت حاصل ہے۔ کیا قادیان کے لوگ پاخانہ کی بجائے مشک پھرتے ہیں یا وہاں کے مکانوں کی اینٹیں مٹی کی بجائے ہیرے اور جواہرات کی بنی ہوئی ہیں۔ قادیان کو اگر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ تو وہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسے اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کا مرکز بنایا ہے۔ اگر تمہارے اندر اسلام کی اشاعت کا جوش نہیں۔ اگر تم قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو قادیان تمہاری نظروں میں مزبلہ اور روڑی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر تمہیں قادیان کے ساتھ واقعی محبت اور محبت ہے تو تمہیں قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اور قربانی کے بعد قربانی دینی پڑے گی۔ اگر کوئی قربانی سے گریز کرتا ہے۔ تو چاہے وہ منہ سے نہ کہے وہ اپنے عمل سے یہ کہتا ہے۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ جاؤ اے محمدؐ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ہم لڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تم اور تمہارا رب دونوں لڑو۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں۔ دنیا کے ہر گوشے میں۔ دنیا کے ہر پردہ پر اور دنیا کی ہر حکومت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم قابل تحقیر سمجھی جاتی ہے۔ تم نے اسے

نئے طور پر قائم کرنا ہے

تم ایک معمولی مکان پر باوجود معمولی حیثیت ہونے کے ہزاروں روپے لگا دیتے ہو لیکن یہاں تم نے ساری دنیا کی عمارت کو گرا کر اسے نئے سرے سے تعمیر کرنا ہے پہلے تمہیں اس عمارت کو شمالی کرۂ ارض سے کر جنوبی کرۂ ارض تک اور مشرق سے کر مغرب تک منہدم کرنا ہو گا اور انہدام پر بھی بڑا خرچ ہو گا۔ اور پھر اسے دوبارہ تعمیر کرنا ہو گا۔ اور تعمیر پر بھی بڑا خرچ ہو گا۔ تم یہ کس طرح امید کر سکتے ہو۔ کہ تم اپنی انتہائی قربانی کے ساتھ انیس۱۹ سال میں اس عمارت کی بنیاد بھی رکھ سکو گے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ ابھی پاکستان اور بھارت میں بھی تبلیغ کی بہت ضرورت ہے اور صدر انجمن احمدیہ اس میں کوتاہی سے کام لے رہی ہے اور وہ نئے مبلغ نہیں رکھ رہی پچھلے دس سالوں میں اس نے ایک نیا مبلغ بھی نہیں رکھا۔ ایک دفعہ جب میں نے پوچھا۔ تو پاکستان کے مبلغ انہوں نے بڑے زور کے ساتھ آٹھ دس تک بتائے۔ آٹھ کروڑ کی آبادی میں صرف آٹھ تو مبلغ رکھنے کے کوئی معنے ہی نہیں بھارت کے مبلغوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو وہ کل چودہ (۱۴) مبلغ بنتے ہیں یعنی

ایک مبلغ تین کروڑ افراد

کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اگر اس مبلغ کا ذرہ ذرہ کر کے ایٹم بنایا جائے اور پھر الیکٹران بنائے جائیں۔ تو مبلغ کا ایک ایک الیکٹران ایک ایک آدمی کے حصہ میں بھی نہیں آئے گا۔ غرض باہر کے لوگ تو الگ رہے۔ یہاں پاکستان اور ہندوستان میں بھی مبلغوں کی ضرورت ہے اور یہاں بھی لٹریچر پھیلانے کی ضرورت ہے

بہر حال اس تمہید کے ساتھ میں سترھویں سال کے وعدوں کے لئے اعلان کرتا ہوں اور اس کے ساتھ یہ باتیں بھی بیان کر دیتا ہوں کہ وعدہ بھیجنے کا آخری وقت دس۱۰ فروری ہو گا۔ مغربی پاکستان کے جو وعدے دس فروری تک آ جائیں گے۔ وہ قبول کر لئے جائیں گے۔ لیکن بجٹ کے بنانے کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ وعدے دسمبر تک پہنچ جائیں۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ جلسہ سے پہلے یا جلسہ کے ایام میں آ کر اپنے وعدے دے دیں الا ماشاء اللہ۔ پھر میں مخلصین سے کہوں گا کہ چاہے تم گذشتہ وعدے پر ایک پیسہ یا دو۲ پیسہ ہی بڑھاؤ۔ ضرور بڑھاؤ۔ میں اس کو بھی کم عقلی سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص اپنا وعدہ اتنا بڑھا دے کہ وہ ادا بھی نہ کر سکے یہ اخلاص نہیں بہوروشتفینیا کی ایک قسم ہے لیکن اس لئے کہ تمہارا قدم ہمیشہ آگے رہے۔ تم گذشتہ وعدہ پر ایک پیسہ یا دو۲ پیسہ ہی بڑھا دو۔ تو یہ کوئی بوجھ نہیں۔ قدم آگے رکھنا مومن کی علامت ہے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وعدے وہی لوگ لکھوا سکتے ہیں۔ جنہوں نے گذشتہ سال کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں۔ جن لوگوں نے گذشتہ سال کے وعدے پورے نہیں کئے۔ ان میں سے وہی لوگ وعدے بھجوا سکتے ہیں جن کے ذمہ بیس۲۰ فی صدی سے زیادہ گذشتہ سالوں کا بقایا نہ ہو۔ اور جن لوگوں کے ذمے بیس۲۰ فی صدی سے زیادہ رقم بقایا ہو گی۔ ان سے وعدے اسی صورت میں لئے جائیں گے۔ جب وہ وعدے کے ساتھ یہ پختہ عہد لکھ کر بھیجیں کہ وہ

اپریل سنہ ۱۹۵۱ء تک

اپنا سب بقایا سو فی صدی پورا کر دیں گے اور سترھویں سال کا وعدہ تیس۳۰ نومبر تک پورا ادا کر دیں گے — اور اگر

اُس تحریر کے ساتھ اپنا وعدہ نہیں بھیجیں گے تو وہ قبول نہیں کئے جائیں گے۔ بھارت اور مشرقی پاکستان کے وعدے ۱۰ اپریل تک لئے جائیں گے۔ اور ہندوستان و پاکستان سے باہر کے وعدے ۱۰ جون تک وصول کئے جائیں گے۔

تحریک جدید دفتر دوم سال ہفتم

کا بھی میں اس کے ساتھ ہی اعلان کرتا ہوں۔ اور نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ ابھی وعدوں میں بہت کمی ہے۔ پہلے لوگوں نے وعدوں کو تین لاکھ تک پہنچایا تھا۔ نئی پود کو اس سے بھی اوپر جانا چاہیئے لیکن اس میں بعض دقتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کو سمجھتے ہوئے میں قواعد میں تبدیلی کر دیتا ہوں۔ تحریک جدید دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے پہلے یہ شرط تھی۔ کہ حصہ لینے والا پچھلا بقایا بھی ادا کرے۔ آئندہ کے لئے میں یہ ترمیم کر دیتا ہوں کہ یہ تحریک ۱۹ سال کی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ تمہیں اس پر بھی اعتراض ہونا چاہیئے کہ صرف اتنے سال کے لئے کیوں ہے۔ بہرحال جس سال بھی کوئی تحریک جدید دفتر دوم میں شامل ہو گا۔ اس کا وہی پہلا سال شمار ہو گا۔ مثلاً جو شخص اس سال تحریک جدید میں شامل ہوتا ہے۔ اُسے یہ نہیں کہا جائے گا۔ کہ وہ پہلے سالوں کا بقایا بھی ادا کرے اُس کا

یہ سال پہلا سال شمار ہو گا

اور اس کے بعد اُسے ۱۹ سال تک چندہ دینا ہو گا۔ مگر اس میں نابالغی کے سال شامل نہ ہونگے وہ زائد ہونگے دوسری تبدیلی میں یہ کرتا ہوں۔ کہ دفتر اول کی طرح دفتر دوم کی بھی یہی شرط ہو گی۔ کہ حصہ لینے والا پانچ دس یا بیس روپے کی شکل میں چندہ دے یہ کہ حصہ لینے والا اپنی آمد کا نصف۔ تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ دے۔ میں اس شرط کو اُڑاتا ہوں۔ مخلصین آپ ہی آپ زیادہ چندہ دیں گے۔ دفتر اول میں میں نے بعض دوست ایسے دیکھے ہیں۔ جو ایک ماہ یا دو دو ماہ کی آمد بطور چندہ دیتے ہیں۔ ایسے لوگ تو چندہ دیں گے ہی لیکن کمزور لوگ پیچھے رہ جائیں گے وہ ڈریں گے کہ پچھلے سالوں کے بقائے کس طرح ادا کریں گے۔

قربانی کرنے کی عادت

ہمیشہ آہستہ آہستہ پڑتی ہے۔ پس تحریک جدید میں شامل ہونے کے لئے ابتداء میں پانچ روپے کا وعدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ شرط یہ ہو گی کہ وعدہ لکھوانے والا اپنی ماہوار آمد بھی لکھوائے اور کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ تا ساری جماعت فخر کے ساتھ کہہ سکے کہ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے میں اُس کا ہر فرد شامل ہے۔ مگر دفتر اول والی شرائط ان پر بھی چسپاں ہوں گی یعنی جو لوگ پہلے سے وعدہ کرتے آئے ہیں ان میں سے جو لوگ وعدہ ادا کر چکے ہیں۔ ان کے وعدے قبول کئے جائیں گے۔ دوسروں کے نہیں ہاں اگر کسی کے ذمہ بیس فی صدی بقایا ہے۔ تو ہم اس پر اعتبار کریں گے۔ اور اس کا آئندہ وعدہ قبول کر لیں گے۔ لیکن باقی لوگوں کو وعدہ کرتے وقت تحریری طور پر یہ اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ وہ آئندہ اپریل کے آخر تک کل سابقہ بقایا ادا کر دے گا۔ اور ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء تک نئے سال کا وعدہ بھی ادا کر دے گا۔ اگر وہ گذشتہ سالوں کے بقائے اور اس سال کے وعدے ادا نہ کریں۔ تو بیشک اُنہیں اس فوج سے جو مجاہدین اسلام کی فوج ہے۔ نکال دیا جائے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ نئی شرطوں کے ساتھ ہر احمدی کے لئے تحریک جدید میں حصہ لینا آسان ہو جائے گا۔ پہلے سال اگر کوئی پانچ روپے چندہ لکھاتا ہے۔ تو دفتر کا فرض ہے۔ کہ وہ اتنا چندہ لکھ لے۔ اگر خدا تعالیٰ اُس کے ایمان کو مزید تقویت دے گا۔ تو وہ اور چندہ لکھوائے گا۔ میں جانتا ہوں کہ بعض لوگوں نے دفتر اول میں پہلے سال پانچ پانچ روپے کے وعدے لکھائے تھے۔ اور اب ان کے وعدے سینکڑوں روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ کیونکہ

ان کا اخلاص

پہلے کی نسبت بڑھ گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ لے جانے والے انصارؓ کا آپ سے جو معاہدہ ہوا تھا۔ اور جس میں حضرت عباسؓ بھی شریک تھے۔ وہ معاہدہ یہ تھا۔ کہ اگر دشمن نے مدینہ پر حملہ کیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہا تو انصار اپنی جان و مال قربان کر کے دفاع کرینگے لیکن اگر مدینہ سے باہر جنگ ہوئی۔ تو انصارؓ پر دفاع کی ذمہ داری عائد نہیں ہو گی۔ جب بدر کا موقعہ آیا اور مسلمانوں کا لشکر باہر گیا۔ تو خیال تھا کہ ان کا مقابلہ یا تو تجارتی قافلہ سے ہو گا۔ اور یا پھر مکہ سے آنے والے لشکر سے اُن کی لڑائی ہو گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا گیا تھا۔ کہ مقابلہ لشکر سے ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ اشارہ کیا گیا۔ کہ ان لوگوں کو ابھی بتانا نہیں۔ کہ لڑائی مکہ سے آنے والے لشکر سے ہو گی۔ جس طرح میرے منہ سے خدا تعالیٰ نے پہلے دس سال نکلوائے۔ پھر اُنیس ہو گئے اسی طرح

بدر کے مقام پر

پہنچ کر یہ پتہ لگا۔ کہ قافلہ تو نکل چکا ہے۔ اب مکہ سے آنے والے لشکر سے ہی مسلمانوں کی لڑائی ہو گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو بلایا۔ اور فرمایا کہ قافلہ نکل چکا ہے۔ اب لڑائی مکہ سے آنے والے لشکر کے ساتھ ہو گی آپ لوگ مجھے اس بارہ میں مشورہ دیں۔ مہاجرین نے مشورے دینے شروع کئے۔ لیکن انصارؓ خاموش رہے۔ آپ نے پھر فرمایا اے لوگو۔ مجھے مشورہ دو۔ اس پر اور مہاجرین اُٹھے۔ اور انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح ایک کے بعد دوسرا مہاجر کھڑا ہوتا۔ اور وہ کہتا۔ یا رسول اللہ ہم تو مکہ والوں کی شرارتوں سے تنگ آ گئے ہیں۔ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ تو یہاں بھی وہ آرام سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ ہم قافلہ سے بھی لڑنے کے لئے آئے تھے۔ اب اگر دوسرا لشکر بھی آ گیا ہے۔ تو اس سے بھی ہمیں لڑنا چاہیئے۔ لیکن ہر ایک کا جواب سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہی فرماتے۔ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ اس پر ایک انصاریؓ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ کی مراد شائد انصارؓ سے ہے۔ کیونکہ مشورہ تو آپ کو مل رہا ہے۔ لیکن پھر بھی آپ بار بار مشورہ طلب کر رہے ہیں۔ یا رسول اللہ ہم تو اس لئے خاموش بیٹھے تھے۔ کہ حملہ آور لشکر مہاجرین کا رشتہ دار ہے۔ اگر ہم نے لڑائی کا مشورہ دیا تو

مہاجرین کا دل دکھے گا

اور وہ کہیں گے۔ اچھا بھائی چارہ ہے کہ اب یہ ہمارے رشتہ داروں سے بھی لڑنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ شائد آپ اس لئے مشورہ مانگ رہے ہیں کہ آپ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہمارے اور آپ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔ کہ اگر مدینہ میں آپ پر اور مہاجرین پر کسی نے حملہ کیا۔ تو ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ لیکن اگر مدینہ سے باہر جنگ ہوئی۔ تو ہم حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ شائد آپ کا اشارہ اس معاہدہ کی طرف ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھیک ہے۔ اس انصاریؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ۔ وہ وقت تو ایسا تھا۔ کہ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ

آپ کی حیثیت اور شان

کیا ہے۔ اور چونکہ ہم آپ کی حیثیت اور شان سے ناواقف تھے۔ اس لئے ہم نے وہ معاہدہ کیا۔ یا رسول اللہ آپ مدینہ تشریف لائے اور آپ کے نشانات اور معجزات ہم نے دیکھے۔ آپ کی صداقت ہم پر ظاہر ہوئی۔ اور ہم نے آپ کے مرتبہ اور شان کو پہچان لیا۔ اب معاہدہ کا سوال نہیں رہا۔ یا رسول اللہ ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ کہ موسیٰ تو اور تیرا رب جاؤ۔ اور دشمن سے جنگ کرتے پھرو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور یا رسول اللہ ہم جب تک زندہ ہیں۔ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ دشمن آپ تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا آئے تو آئے۔ پھر اُنہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ جنگ تو ایک معمولی بات ہے۔ یہاں سے تھوڑے فاصلہ پر سمندر ہے (عرب لوگ سمندر سے ڈرتے تھے) آپ ہمیں حکم دیں۔ کہ سمندر میں اپنی سواریاں ڈال دو

. . . .

تو ہم بغیر کسی تردد کے اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں گے۔

غرض جب ایمان بڑھ جاتا ہے۔ تو قربانی حقیر ہو جاتی ہے۔ اور جب ایمان کم ہوتا ہے۔ تو قربانی کی عظمت بڑھتی جاتی ہے۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ تم میں سے ایک آدمی پانچ روپے چندہ لکھا کر یہ سمجھے گا کہ وہ

لہو لگا کر شہیدوں میں شامل

ہو گیا۔ بلکہ اس کا پھل بھی اُسے ملے گا۔ کھیت میں اگر پانچ سیر گندم کا بیج ڈالا جائے تو اُس سے پانچ سیر ہی گندم نہیں نکلتی۔ بلکہ وہ کئی من ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پانچ روپے پانچ روپے نہیں رہیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ نے تمہیں طاقت دی تو یہ پانچ دس ہو جائیں گے۔ دس بیس ہو جائیں گے اور بیس پچاس ہو جائیں گے۔ اور اگر اور طاقت مل گئی۔ تو ان پچاس روپے کا بیج اچھا اور زیادہ کھیتی نکالے گا۔ پس جب میں پانچ کہتا ہوں۔ تو یہ جانتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ جو پانچ روپے کا بیج ڈالے گا۔ آئندہ اُسے کئی گنا فصل کاٹے گا۔ ہر دوسرے سال کا چندہ پہلے سال کی فصل ہے۔ اور ہر تیسرے سال کا چندہ دوسرے سال کی فصل ہے اور فصل بیج کے برابر نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ ہوا کرتی ہے۔ پس میں نوجوانوں بوڑھوں اور عورتوں سے کہتا ہوں کہ پانچ روپے کی حقیر رقم دے کر تحریک جدید کی فوج میں اپنے آپ کو شامل کر لو۔ تا تمہارا ایمان بڑھے اور تمہیں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق ملے۔ تاکہ جب اسلام کا غلبہ حاصل ہو۔ تو تم فخر سے محسوس کر سکو کہ اس غلبہ میں تمہارا بھی حصہ ہے۔

درخواست دعا: اہلیہ صاحبہ خداداد میجر نذیر احمد صاحب عباسی زچہ کی حالت میں بڑی سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت و تندرستی کیلئے دل سے دعا فرمائیں۔
مظفر حسین عباسی اسسٹنٹ سپروائزر ملٹری فارم لاہور چھاؤنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اطہر رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج:- فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ :- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

خوشخبری

جرمن سائیکل "کورڈز" Cordas پہنچ گئے!

طویل انتظار کے بعد یہ جرمن سائیکل جو ساخت اور مضبوطی میں مارکٹ کے کسی سائیکل سے کم نہیں ہیں پہنچ گئی ہیں۔ مضبوطی کے علاوہ ایلومنیم نفیس گھنٹی۔ پمپ پیچھے سرخ شیشہ۔ عمدہ گدی دمعہ اوزار و بٹوا بھی موجود ہے۔

جن احباب نے ہمارے گذشتہ اعلانات پر روپے پیشگی جمع کرائے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی بقیہ رقم ادا کر کے فوراً سائیکل منگوالیں ایڈوانس ادا کردہ احباب کو یہ سائیکل صرف ۱۱۵/- روپے میں ملے گی نئے خریدار حضرات ۱۲۵/- روپے روانہ کر کے فوراً یہ سائیکل منگوالیں:-

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۶ لاہور

ریزروا ینٹوں والے دوست متوجہ ہوں

پختہ اینٹوں کی خرید کے بارہ میں اینٹیں ریزرو کروانے کے لئے جن دوستوں نے پیشگی رقومات امانت صیغہ ربوہ میں جمع کروائی تھیں۔ لیکن اینٹیں ابھی تک نہیں اٹھائیں۔ ان سب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ۱۲/۵ تک اپنی خرید کردہ ریزرو اینٹیں اپنے اپنے الاٹ شدہ قطعات میں ڈھلوا کر منتقل کروالیں۔ اینٹ کی فوری ضرورت نہ ہونے کی صورت میں مجھے اطلاع دی جائے تاکہ موجودہ اینٹ جو بوجہ سیلاب تخفوکر زاہ ہو رہی ہے اسے سلسلہ کی بعض اہم ضروریات میں صرف کیا جا سکے اور آپ کو بفضل تعالیٰ جنوری کے آخر تک نئی اینٹ مہیا کر دی جائے

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

آڑھت کے کاروبار سے واقف کار کی ضرورت ہے

یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی اکبری منڈی برانچ کے لئے ایک متعمد دیانتدار واقف کار مینیجر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائیگی امیدوار کو معقول ضمانت دینی ہوگی۔ ملازمت کے خواہشمند احباب فوری اپنی درخواستیں جنہیں آڑھت کے کام کا سابقہ تجربہ درج ہو دفتر ہذا میں روانہ کریں۔ وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

دواخانہ خدمت خلق

نسخہ شباکن:- ملیریا کی بہترین دوا۔ تلی جگر معدہ کے لئے مفید ہے قیمت سو قرص ۱/۲ ۱ روپیہ

شفائی:- پرانے بخاروں کا تیر بہدف علاج۔ تلی اور جگر کا واحد علاج۔ شباکن۔ کے ساتھ اس کا استعمال سو فی صدی کامیاب ہے۔ قیمت پچاس ۵۰ گولی دو روپیہ صرف

اکسیر سل نہایت ہی آزمودہ چند خوراک سے مادہ سل کو دبا دیتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ایک ماہ چار روپیہ بارہ آنے ۴-۱۲ علاوہ محصولڈاک

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

جوہری برادر

جواہرات اور خالص سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے وقت ہماری خدمات حاصل کریں

جوہری برادر

میسرز خدا بخش احمدی فضل الٰہی صراف سوہا بازار لاہور

نوٹ:- چوک کسیرے سے سوہا بازار میں بائیں طرف تیسری دکان

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر اشتہارات)

اشتہار

جو دوست سلائی مشینوں کی مرمت کا کام کرتے ہیں۔ یا اس کے متعلق پرزہ جات یا سلائی مشین فروخت کرتے ہیں وہ ہمیں اپنے مکمل پتہ سے مطلع کریں ان سے ضروری مشورہ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی احمدی دوست اپنے لڑکوں کو احمدیہ فیکٹری لاہور میں کام سکھانے کا خواہشمند ہو وہ بھی ہمیں مطلع کریں۔ ہر قسم خراد مشین، نقل مشین و دیگر مشینریاں کارخانہ میں نصب ہیں۔

مستری عبدالرحمن اینڈ برادرز دہلی ہارڈ ویئر ہاؤس

خوشابیاں سٹریٹ میانوالی

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

زد جام عشق۔ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت ساٹھ گولی پندرہ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے طول و عرض میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیالکوٹ

۲۶؍ نومبر ساڑھے تین بجے مدرسۃ البنات ملحقہ جامعہ احمدیہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض جناب شیخ عبدالمجید صاحب اصغر ڈسٹرکٹ و سیشن جج نے سرانجام دئیے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد چودھری محمد بشیر صاحب بھٹی نے ایک نظم پڑھی جسے سامعین نے بہت پسند کیا

اس کے بعد قاضی علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد احمدیہ نے بالفاظ بانی سلسلہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد و فضائل بیان کئے جو حضرت مسیح موعودؑ کی عربی فارسی اور اردو نظموں اور نثر کے چیدہ چیدہ پُر درد اقتباسات پر مشتمل تھے یہ اقتباسات غیر از جماعت سامعین کی بہت سی غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب ثابت ہوئے جس کا اقرار اختتام جلسہ پر صاحب صدر نے بھی فرمایا۔

بعد ازاں مسٹر ... ڈبلیو ... صاحب پرنسپل مرے کالج سیالکوٹ نے تقریر فرمائی۔ جس میں حاضرین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی اطاعت کی طرف توجہ دلائی آپ کی تقریر اگرچہ مختصر تھی لیکن مؤثر اور پر از سکون تھی بعد ازاں بابو عبدالسمیع صاحب پاؔل وکیل نے آنحضرتؐ کی محبت میں ایک نہایت پُر از اخلاص نظم پڑھی جسے حاضرین نے گہرے ذوق سے سنا۔

بعد ازاں جناب سید امجد علی شاہ صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت نے آنحضرتؐ کے اخلاق عالیہ پر اظہار خیالات فرمایا جس میں آنحضرتؐ کے ملبند اخلاق کا تذکرہ بالتفصیل فرمایا نیز موجودہ زمانہ کی سیاسیات و اقتصادیات میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قولی و عملی رہنمائی کا پہلو واضح فرمایا۔

بعد ازاں جناب چودھری اسداللہ خانصاحب بار ایٹ لا ہائیکورٹ لاہور نے نہایت عمدگی سے قرآن مجید کا قانون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیش کردہ دستور العمل قیامت تک کے لئے غیر مبدل ثابت کیا نیز اس پر اظہار افسوس فرمایا کہ مسلمانوں کو اس سے واقفیت نہیں۔ اور انہیں اس کی واقفیت حاصل کرنی چاہیئے ۔

آخر پر جناب صاحب صدر شیخ عبدالمجید صاحب اصغر نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہیں اس مقدس مجلس میں شمولیت کی دعوت دی گئی جس میں خالصۃً آنحضرتؐ کا تذکرہ تھا۔ نیز فرمایا کہ میں چاہتا ہوا ... میرے آقا کا تذکرہ ہو اس میں شمولیت اختیار کروں اور اس کا تذکرہ کروں اور کرتا چلا جاؤں اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔

نیز فرمایا کہ میں جب اس جلسہ کی شمولیت کے لئے آرہا تھا تو راستہ میں بعض احباب نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو؟ کہیں مرزائی تو نہیں ہو گئے۔ انہوں نے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل متوازی نبوت بنائی ہوئی ہے۔ لیکن یہاں آکر قاضی علی محمد صاحب کی تقریر نے میرے خیالات کو بالکل صاف کر دیا انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد کو صرف بانی سلسلہ احمدیہ جناب مرزا صاحب کے الفاظ میں پیش کیا جو عربی۔ فارسی اور اردو پر مشتمل تھے جس سے ظاہر ہے کہ حضرت مرزا صاحب حضرت نبی کریمؐ کی محبت کی شراب سے مخمور تھے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ بجائے مخالفت کے رقابت سمجھیں۔ کیونکہ وہ بھی آنحضرتؐ کے عاشق ہو کبھی ہاشق اور اس موقعہ پر یہ شعر پڑھا ۔

محبت چوں تمام افتد رقابت از میاں خیزد
بطوف شمع چوں پروانہ باہم دانہ مے سازد

بعد ازاں آپ نے سورہ جمعہ کی آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم ...... الآیہ تلاوت کر کے فرمایا کہ اس میں حضرت نبی کریمؐ کی چار ڈیوٹیاں بتائی گئی ہیں (۱) تلاوت آیات یعنی احکام الٰہی کا لوگوں تک پہنچانا (۲) تزکیہ نفوس (۳) تعلیم کتاب (۴) تعلیم حکمت کتاب۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو ان چاروں چیزوں سے محروم ہو چکے ہیں اور ہم پھر اسی گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہیں جس سے آنحضرتؐ نے نکالا تھا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم حضورؐ کے نقش قدم پر چلیں اور اچھے شہری بنیں تا ہمیں وہ کامیابی نصیب ہو جو آج سے چودہ سو سال پہلے صحابہ کرام کے حصے میں آئی تھیں۔

جلسہ پر رونق تھا اور خدا کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ حاضرین کی تعداد اٹھارہ سو تھی۔ فالحمد للہ۔

محمد احسان ترک سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سیالکوٹ

کوٹ فتح خاں ضلع اٹک !

۲۶ نومبر زیر صدارت جناب کرنل ملک سلطان محمد خانصاحب نائب منتظم کوٹ اسٹیٹ کوٹ فتح خاں یوم سیرت النبیؐ منایا گیا۔ ابتداء میں صاحب صدر نے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محمد اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تمدنی حالت کا نقشہ کھینچا اور بتایا کہ حضور کی بعثت کن حالات میں ہوئی ازاں بعد جناب ڈاکٹر برکت اللہ صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کو قرآن شریف کی روشنی میں بیان فرمایا۔ پھر مولوی محمد نور صاحب خطیب جامع مسجد اور حافظ فضل حق صاحب خطیب مسجد نے معجزات نبی کریم بیان فرمائے۔ آخر میں صاحب صدر نے رسالہ "انسان کامل" پڑھ کر سنایا اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹ فتح خاں

قادیان جانے والی پارٹی کے متعلق ضروری اعلان

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے مدظلہ)

اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو دوست قادیان جانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان کی طرف سے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں اور اس وقت تک یہ تعداد چار سو تک پہنچ چکی ہے اور ابھی مزید درخواستیں آرہی ہیں اور بعض دوست گھبرا گھبرا کر اوپر تلے یاددہانیاں بھی بھجوا رہے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کی غرض سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ میں ہر دوست کے ساتھ انفرادی خط و کتابت نہیں کی جا سکتی۔ اور ابھی تک حکومت کی طرف سے آخری اجازت بھی نہیں پہنچی بعد اجازت انتخاب ہونے پر صرف منتخب ہونے والے دوستوں کو اطلاع دی جائے گی۔ پس جن دوستوں کو مناسب وقت تک یہ اطلاع نہ پہنچے وہ سمجھ لیں کہ ان کا نام انتخاب میں نہیں آسکا اور انتخاب کرنے والوں کے متعلق حسن ظنی سے کام لیں۔ کیونکہ بہر حال جب جانے والوں کی تعداد محدود ہو تو لازماً انتخاب بھی محدود ہی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ رب دوستوں کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار مرزا بشیر احمدؐ رتن باغ۔ لاہور)

مخیرّ اصحاب کے لئے ثواب کا موقعہ

بہت سے احباب جو الفضل خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ الفضل کے مطالعہ سے باوجود شوق رکھنے کے محروم ہیں۔ اسی طرح زیر تبلیغ اصحاب کے پُر اشتیاق خطوط آ رہے ہیں۔ اسلئے صاحب ثروت مخلصین کی خدمت میں گذارش ہے کہ تبلیغ و تربیت کے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور حسب طاقت رقم بھجوا کر ثواب حاصل کریں۔

اگر دوست رقم بھجوا کر کوئی پتہ تجویز فرمائیں گے تو اسے مقدم کیا جائے گا (مینیجر الفضل)

سیکرٹریان مال و احباب جماعتہائے ضلع سیالکوٹ سے گذارش

مندرجہ ذیل جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ چند دنوں تک ان جماعتوں کے بجٹ کے مقابلے میں وصولی میں مدد دینے کے لئے دورہ کرنیوالے ہیں۔ اسلئے سیکرٹریان مال جماعتہائے ضلع سیالکوٹ سے گذارش ہے کہ ان سے پورا پورا تعاون کریں۔ اور وصولی چندہ کے سلسلے میں ان کی ہر طرح امداد فرما دیں۔

۱- ڈیریا والہ
۲- ننگل اندھیر
۳- رنگے پور
۴- دھرگ میانہ
۵- داعیوالہ سیدال
۶- بدوملہی
۷- چندر کے منگولے
۸- خانانوالی میانوالی
۹- میاہدی ڈوگراں پمپ چھانگا
۱۰- عہدی پور
۱۱- گدیاں کوٹ پڈا
۱۲- راڈ کے
۱۳- غوطہ فتح گڑھ
۱۴- دھرگ
۱۵- تلونڈی بھنڈراں
۱۶- میانہ
۱۷- ملہڑکے
۱۸- فتو کے
۱۹ ساہو والہ

(ناظر بیت المال ربوہ)

مہتمم صاحبان مال و زعماء صاحبان مجالس انصاراللہ جلد توجہ فرماویں

بہت سی مجالس انصاراللہ کی طرف سے۔ باقاعدہ مرکز میں چندہ انصاراللہ موصول نہیں ہو رہا ہے حالانکہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک دیگر چندوں کے ساتھ انصار کا چندہ بھی مرکز میں پہنچنا چاہیئے تا کام میں روکاوٹ پیدا نہ ہو

لہٰذا

بذریعہ اس اعلان کے مہتمم صاحبان مال و زعماء صاحبان کو بتاکید توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے ممبران انصار سے جن کی عمر زائد از چالیس سال ہو۔ جلد چندہ انصار معہ بقایا وصول کر کے بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد امانت مرکزیہ انصاراللہ داخل خزانہ کرا دیں۔ اور آئندہ ہر ایک انصار سے ماہ بماہ چندہ کی وصولی کا التزام فرما دیں۔ اور جس قدر چندہ انصاراللہ اب تک جمع شدہ پڑا ہوا ہے۔ وہ فوراً بدیدن اعلان ہذا مرکز میں بھجوا دیں ممنون ہوں گا

(قائد مال مرکزیہ انصار اللہ ربوہ)